کھانا کھاتے وقت جو لقمہ یا نوالہ گر جائے اسے دوبارہ کھانا

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کھانا کھاتے وقت اگر ہاتھ سے لقمہ چھوٹ کر نیچے گر پڑے، تو اس کا کیا کیا جائے؟ اس کے بارے میں رہنمائی فرمادیں۔

جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اس حوالے سے اسلامی تعلیمات یہ ہیں کہ جب کھانے کے دوران ہاتھ سے چھوٹ کر کوئی لقمہ وغیرہ دستر خوان پر یا زمین پر گر جائے تو اس کو اٹھا کر اس پر لگی ہوئی مٹی، کنکر یا غبار وغیرہ کو صاف کر لیا جائے پھر اس کو کھا لیا جائے، اس کو بلاوجہ ایسے ہی نہ چھوڑ دیا جائے، کیونکہ بلاوجہ اس کو چھوڑ دینے کو حدیث پاک میں "شیطان کے لئے چھوڑنا" قرار دیا گیا ہے، جس کی وجہ بیان کرتے ہوئے شارحین کرام علیہم الرحمۃ نے فرمایا کہ اس طرح بلاوجہ لقمہ کو چھوڑ دینا، ایک طرح سے نعمت الٰہی کو ضائع کرنا اور اس کو حقیر سمجھنا اور گرے ہوئے لقمہ کو اٹھانے میں کسر شان سمجھنا ہے جو کہ شیطانی کام یعنی تکبر سے ہے۔

یہاں یاد رہے کہ گرے ہوئے لقمہ کو ذکر کی گئی تفصیل کے مطابق کھا لینا ایک مستحب و باعث ثواب امر ہے، یہ لازم نہیں ہے کہ اس لقمہ کو تناول ہی کیا جائے، اس سلسلے میں علمائے کرام نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر یہ اس لقمہ کو نہیں کھاتا تو کسی جانور کو کھلا دے، الغرض ضائع نہ ہونے دے، لہٰذا اگر کسی دعوت وغیرہ کھانے کے دوران ایسا کوئی معاملہ واقع ہو اور وہاں حاضرین میں اس طرح لقمہ اٹھا کر کھانے میں عوام کے متنفر ہونے یا گھن کھانے کا اندیشہ صحیح ہو تو اس صورت میں جانور کو کھلانے والی صورت پر عمل کرنا بہتر ہے، کیونکہ جب اس لقمہ کو جانور کو کھلایا جائے گا تو اس طرح نہ ہی اسراف ہوگا اور نہ ہی تنفر عوام کا سبب ہوگا کہ عرف میں اس طرح لقمہ صاف کر کے کسی جانور کو کھلا دینا معیوب نہیں سمجھا جاتا، بلکہ ایسے بندے کو رزق کی قدر کرنے والا کہتے ہیں۔

گرے ہوئے لقمہ کو اٹھا کر کھانے سے متعلق مسند امام احمد، سنن الترمذی اور صحیح مسلم وغیرہ کتب حدیث میں ہے، و اللفظ لصحیح مسلم: "عن جابر، قال: قال رسول اللہ صلى اللہ علیہ وسلم: «إذا وقعت لقمة أحدكم فليأخذها،

فلیمط ما کان بھا من أذی ولیأ کلھا، ولا یدعھا للشیطان“ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی سے کوئی لقمہ گرجائے تو اس کو چاہیئے کہ اس کو اٹھائے، اس پر لگنے والی تکلیف دہ چیز کو دور کرے اور اس کو کھالے اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔(صحیح مسلم، جلد03، صفحہ1606، حدیث:2033، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

شرح المصابیح لابن ملک میں ہے”(ولا یَدَعْھا) أي: لا یترك اللُّقمةَ الساقطةَ (للشیطان)، ترکھا له: کنایة عن تضییع النعمة والاستحقارِ بھا، والتخلُّق بأخلاقِ المتکبرین علی رفْعِھا وتناولِھا، وھذا من عمل الشیطان“ ترجمہ: اور اسے یعنی گرے ہوئے لقمہ کو شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ اسے شیطان کے لیے چھوڑ دینا دراصل نعمت کو ضائع کرنے، اس کو حقیر سمجھنے اور گرے ہوئے لقمے کو اٹھانے اور کھانے سے تکبر کرنے والوں کے اخلاق اپنانے سے کنایہ ہے، اور یہ سب شیطان کے عمل میں سے ہے۔(شرح المصابیح لابن ملک، جلد04، صفحہ541، إدارة الثقافة الإسلامیة)

گرے ہوئے لقمہ کو صاف کر کے خود کھالینا مستحب ہے، چنانچہ امام مسلم علیہ الرحمۃ نے اوپر ذکر کردہ حدیث پر جو باب باندھا ہے، اس کا نام ہے”باب استحباب لعق الأصابع والقصعة وأکل اللقمة الساقطة بعد مسح ما یصیبھا من أذی یعنی: یہ باب ہے کھانے کے بعد انگلیوں اور برتن کو چاٹنے کے مستحب ہونے کے بارے میں اور اس بارے میں کہ گرے ہوئے لقمے سے تکلیف دہ چیز کو صاف کر کے اس کو کھالینا مستحب ہے۔(صحیح مسلم، جلد03، صفحہ1605، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

امام نووی علیہ الرحمۃ ذکر کردہ حدیث سے حاصل ہونے والے فوائد و مسائل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:”و استحباب أکل اللقمة الساقطة بعد مسح أذی یصیبھا ھذا إذا لم تقع علی موضع نجس فإن وقعت علی موضع نجس تنجست ولا بد من غسلھا إن أمکن فإن تعذر أطعمھا حیوانا ولا یترکھا للشیطان“ترجمہ: (اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ) گرے ہوئے لقمے سے تکلیف دہ چیز کو صاف کر کے اس کو کھالینا مستحب ہے، یہ اس وقت ہے جبکہ وہ کسی نجس جگہ پر نہ گرا ہو، پس اگر کسی ناپاک جگہ گرا تو وہ ناپاک ہوجائے گا اور ممکن ہو تو اس کو دھونا ضروری ہے اور اگر دھونا متعذر ہو تو کسی جانور کو کھلادے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔(شرح النووی علی مسلم، جلد13، صفحہ203، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

نہ ہی خود کھانا اور نہ دوسرے کو کھلانا بلکہ بالکل ہی اس طرح بلاوجہ چھوڑ دینا کہ کسی کے منہ نہ لگے، یہ اسراف ہے،

چنانچہ علامہ عبد الرحمن شیخی زادہ علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "ومن السرف۔۔۔ترك اللقمة الساقطة من المائدة" ترجمہ: اور دستر خوان سے گرے ہوئے لقمہ کو چھوڑ دینا اسراف میں سے ہے۔ (مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر، جلد02، صفحہ525، دار احیاء التراث العربی)

بہار شریعت میں ہے "کھانے کے آداب و سنن یہ ہیں۔۔۔ (۱۹) ہاتھ سے لقمہ چھوٹ کر دستر خوان پر گر گیا اسے چھوڑ دینا اسراف ہے بلکہ پہلے اس کو اٹھا کر کھائے۔" (بہار شریعت، جلد03، حصہ16، صفحہ377، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ گرے ہوئے لقمہ کے ضائع ہونے اور اسراف سے بچنے کے لئے دو طریقے ہیں: ایک ہے اس کو صاف کر کے خود کھا لینا، اس طریقے میں اسراف سے بچت بھی ہے اور استحباب پر عمل بھی کہ خود کھانا مستحب ہے، دوسرا طریقہ ہے اس کو کسی جانور کو کھلا دینا، اس میں اسراف سے بچت ہے لیکن استحباب پر عمل نہیں، لیکن کسی خاص موقع پر تنفر عوام سے بچنے کے لئے دوسرے طریقے کو اختیار کیا جائے کہ جانور کو کھلا دینے کی صورت میں اسراف نہیں بلکہ یہ غرض صحیح ہے۔

فتاوی رضویہ میں ہے "پس ان امور میں ضابطہ کلیہ واجبۃ الحفظ یہ ہے کہ فعل فرائض و ترک محرمات کو ارضائے خلق پر مقدم رکھے اور ان امور میں کسی کی مطلقاً پروانہ کرے **اور اتیان مستحب و ترک غیر اولی پر مدارات خلق و مراعات قلوب کو اہم جانے اور فتنہ و نفرت و ایذا و وحشت کا باعث ہونے سے بہت بچے۔** اسی طرح جو عادات و رسوم خلق میں جاری ہوں اور شرع مطہر سے اُن کی حُرمت و شناعت نہ ثابت ہو اُن میں اپنے ترفع و تنزہ کے لئے خلاف و جُدائی نہ کرے کہ یہ سب امور ایتلاف و موانست کے معارض اور مراد و محبوب شارع کے مناقض ہیں ہاں وہاں ہوشیار و گوش دار کہ یہ وہ نکتہ جمیلہ و حکمتِ جلیلہ و کُوچہ سلامت و جادہ کرامت ہے جس سے بہت زاہدان خشک و اہلِ تکشف غافل و جاہل ہوتے ہیں وہ اپنے زعم میں محتاط و دین پرور بنتے ہیں اور فی الواقع مغز حکمت و مقصود شریعت سے دور پڑتے ہیں خبردار و محکم گیر یہ چند سطروں میں علم غزیر و باللہ التوفیق والیہ المصیر۔" (فتاوی رضویہ، جلد04، صفحہ528، رضا فاونڈیشن، لاہور)

جانور کو کھلا دیا جائے تو اسراف نہیں کہلائے گا، چنانچہ مسئلہ اسراف الماء پر تحقیق کرتے ہوئے امام اہل سنت علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "تحقق اسراف و حصول ممانعت اضاعت پر موقوف ہے تو اس صورت میں دیکھنا ہو گا کہ پانی ضائع ہوا یا نہیں، اگر ہوا مثلاً زمین پر بہہ گیا اور کسی مصرف میں کام نہ آیا تو ضرور اسراف و ناروا ہے۔۔۔ باقی رہی ایک شکل کہ زیادت ہو

توبلاوجہ مگرپانی ضائع نہ ہو، مثلا بلاوجہ محض چوتھی بارپانی اس طرح ڈالے کہ نہرمیں گرے یاکسی پیڑکے تھالے میں جس کوپانی کی حاجت ہے **یاکسی برتن میں جس کاپانی اسپ وگاؤوغیرہ جانوروں کوپلایاجائے گا۔۔۔اورانہیں کے مثل دوسری اغراض صحیحہ جن کے سبب پانی ضائع نہ جائے۔**"(فتاوی رضویہ، جلد01، حصہ دوم، صفحہ989، 990، رضا فاونڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمدحسان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4133

تاریخ اجراء: 26صفرالمظفر1447ھ/21اگست2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net